نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے +

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی - ۶ اکتوبر ۱۹۱۴ء | نمبر

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ

تواریخ کلیسیا ۔ ۱۲؍
تواریخ مذہب ۔ ۸؍
تواریخ روم ۔ ۸؍
تواریخ مصر ۔ ۸؍
تواریخ یونان ۔ ۸؍
مرقع روس ۔ ۸؍
قدیم مسیحیوں کے حالات ۔ ۲؍
حیات پولوس ۔ ۴؍
حیات داؤد ۔ ۸؍
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اردو ۔ ۳؍

مفید حکائتیں

رامپال سنگھ رومن اردو ۔ ۸؍

تلاش حق اردو - رومن اردو ۔ ۳؍ و ۴؍
دولت لازوال اردو ۔ ۳؍ ۵ ۸؍
دولت لازوال رومن اردو ۔ ۸؍
عزت بیمثال اردو ۔ ۳؍ ۹ ۸؍
" رومن اردو ۔ ۸؍
حالات جاپان ۔ ۲؍ ۶؍
شریف بیبیاں ۔ ۳؍ و ۶؍
چندر لیلا سادھنی اردو ۲؍ و ۶؍ گورمکھی ۔ ۱؍
سیر ہند ۔ ۱۲؍
وکیل کی سرگذشت ۔ ۶؍
سورج پرکاش ۴؍ و ۶؍ مجلد ۱۲؍

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھ پرکاش درپن اردو ۔ ۸؍
سمپر دائے ۔ ۳؍ و ۵؍

ویدونکی تعلیم ۔ ۱۰؍
وشنو کے دس اوتار ۔ ۲؍
ویدک تصنیفات ۔ ۱؍
ویدونکی قربانیاں اور چڑھاوے ۔ ۳ پائی
ویدونکی دیوتا پرستی ۔ "
ویدونکی ازلیت ۔ ۶ پائی
پرستش حیوانات ۔ ۱ پائی
تیرتھ ۔ ۶ پائی
اہل ہنود کے تیوہار ۔ "

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اردو ۔ ۱؍
خدائے اسلام ۔ ۲؍
ینابیع القرآن ۔ ۳؍
الکفارہ ۔ ۱؍

بائیبل یا قرآن ۱۰ر
مسیح ابن اللہ ۲ر
میزان الحق ۴ر
طریق الحیات ۲ر
کشف القرآن ۱ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۱ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام ۲ر
دعوت اسلام ۲ پائی
گنجینہ اسلام رومن ۸ر
بیگناہ نبی ۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ״
فارقلیط ״
حضرت محمد ״
انجیل شریف کی صحت و درستی ״
اسماءِ الٰہی ״
خدا کے دس حکم ״
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ״
مسیح یا محمد ״
نماز ״
سچا اسلام ״
قرآن ״
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا ״
یسوع مسیح ״
سورہ فاتحہ ״
ہمارا شافع کون ہے ״

اشعار شیریں ۵ رو ۱۲ر
خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی ״
انصاف کا دن ״
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اوّل ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدّن ۳ر
اصلاح زراعت ۶ پائی
اصلاح اخلاق ۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۶ پائی
شادی کی بابت خیالات ״
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی ۱ر
اُردو کی پہلی کتاب ۱ر
اُردو کی دوسری کتاب ۲ رو ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۳ر
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۶ پائی
״ ״ پنجابی اُردو حروف ״

دینی سوال و جواب رومن اُردو ۶ پائی
״ ״ ״ گورمکھی ״

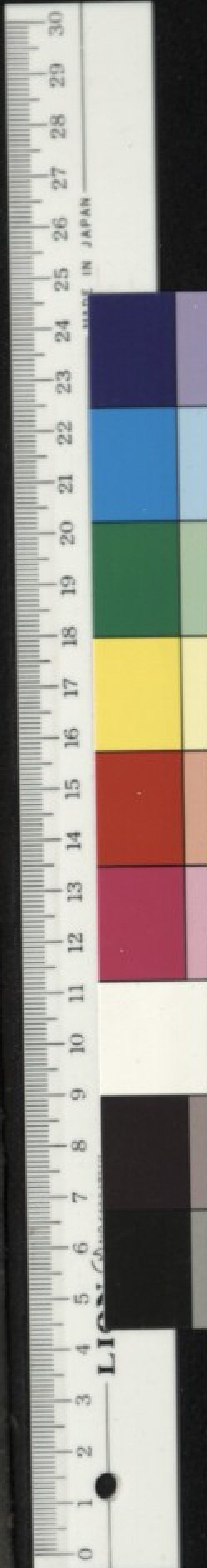
سوالات

سوالات متی کی انجیل پر ۱ر
״ مرقس کی انجیل پر گورمکھی ۱ر
״ لوقا کی انجیل پر ״ ۱ر
״ یوحنا کی انجیل پر ״ ۱ر
مسیحیوں کے واسطے

تواریخ کلیسیا ۸ر
حل مشکلات حصہ اوّل ۶ر
تحقیق بائیبل ۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائبل ۸ر
حیات مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۴ر
راہِ زندگی ۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن ۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر ۱۲ر
القاب مسیح ۴ر
بائیبل کس طرح پڑھنی چاہیے؟ ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲ر + شعاع نور حصہ اوّل و دوم ۵ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر + طریق دعا ۴ر
ابن حور اُردو ۸ر + طلائی شمعدان ۴ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر + روح سے معمور زندگی ۴ر



نورافشاں

لودیانہ جمعہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

جاپان میں یہ پختہ خبر ہوگئی ہے کہ پرتگال بھی جرمنی کے خلاف جلد اعلان جنگ کریگا۔

مسٹر یوسف علی کو صوبجات متحدہ کی انڈین سول سروس سے مستعفی ہونے کی اجازت مل گئی۔

حضور ویسرائے شملہ سے ۱۰ تاریخ کو ڈیرہ دون میں آئینگے یہاں سے وہ دہلی جائینگے جہاں ۲ نومبر کو پہونچینگے۔

اطالیانی وزیر جنگ نے استعفٰی دیدیا ہے۔ خبر ہے کہ محکمہ جنگ کے انڈر سکرٹری مقدمہ کے پیرو ہیں۔

اٹلی کے بادشاہ نے جنرل آپلی کو وزیر جنگ مقرر کردیا ہے۔

نواب سر محمد اسلم خاں جو شہنشاہ جارج پنجم کے اے۔ ڈی سی تھے وہ سخت عارضہ سے بیمار ہوکر فوت ہوگئے۔

ملتان کے خان بہادر غلام محمد کو بدچلنی کی وجہ سے خان بہادر کے لقب سے محروم کردیا گیا ہے۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ)

۹ اکتوبر لندن۔ ڈیلی میل کا نامہ نگار جو فرانس میں ہے کہتا ہے۔ کہ جرمنوں نے گذشتہ چند ایام میں بہت وسیع رقبہ ویران کردیا ہے۔ لِل میں جنگ شدید جاری ہے۔

۱۰ اکتوبر لندن۔ جرمن نے لِل کو گھیر لینے کی کوشش کی۔ مگر فرانسیسی توپوں نے اُن کو پسپا کردیا۔

روسی لومزا سے روانہ ہوکر لیک میں پہونچ گئے ہیں اور لومزن نے دس ہزار اسیر بہم توپیں لے لیں۔

مشرقی پرشیا میں بھی سخت نفرت انگیز جنگ جاری ہے۔ جرمنوں نے لیک سے واپس جاتے ہوئے پادل کو آگ لگادی۔

مونٹنگرو کی فوج سراجیوو کے بیرونی مورچہ بند خط تک پہونچ گئے ہیں۔

جرمنوں نے ڈارڈونیلس اور باسفورس کے قلعوں میں ۲۴ سنٹی میٹر کی کئی ایک توپیں رکھی ہوئی تھیں۔

۹ اکتوبر کی خبر ہے کہ بحیرہ پیسفک میں ایک اور جرمن جزیرہ پر قبضہ کرلیا گیا ہے۔

گویوں واقعہ مشرقی افریقہ میں جرمن اور انگریزوں کی سخت جنگ ہوئی جس میں جرمن کا تین میل تک تعاقب کیا گیا۔ اور اُن کا بہت سا سامان جنگ اور اسلحہ اُن کے ہاتھ آئے۔

آسٹریلیا نے ایک اور لایٹ ہارس برگیڈ یورپ کو عطا کیا ہے۔ جو خوشی سے قبول کیا گیا۔

۱۰ اکتوبر لندن کی خبر ہے کہ رومانیہ کا بادشاہ فوت ہوگیا ہے۔ پیٹرو گریڈ میں اس کا اعلان کردیا گیا ہے۔

بلجیمی سفارت کا بیان ہے کہ بلجیم کی ملکہ ابھی تک بلجیم ہی میں ہے۔

تار برقیات

۱۱ اکتوبر لندن - انٹورپ میں نقصان بہت کم ہوا ہے - چونکہ جرمنی میں مٹی کے تیل کی قلت ہے - اس لئے انٹورپ میں جو مٹی کے تیل کے تالاب آتشبازی کی وجہ سے خالی ہو گئے ہیں - اس سے جرمن کو بہت کم امید باقی رہ گئی ہے -

جنگ انٹورپ میں جرمنی کا سخت نقصان ہوا ہے - پانچ ٹرینیں جن میں سے ہر ایک میں ۵۰ گاڑیاں تھیں - یہ سب زخمیوں سے بھری ہوئی برسلز میں سے گذری تھی -

ڈچ اخبارات لکھتے ہیں کہ اہل جرمن نے انٹورپ پر ...... ۲ سکہ مروجہ جرمانہ کر دیا ہے

۱۳ اکتوبر لندن - گذشتہ رات ۱۱ بجے پیرس میں سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا کہ لیگنی کے نزدیک ایک جھنڈے کی گرفتاری کے سوائے کوئی بات نئی نہیں ہے - عام طور طرز عمل قابل اطمینان ہے -

۱۲ اکتوبر لندن - گذشتہ پندرہ یوم کی سخت جنگ کا نتیجہ یہ ہے کہ شہر البرٹ اور روئے زمین دوز ہو گئے -

۱۱ اکتوبر لندن - پیرس کی خبر ہے کہ آج دو جرمنی طیاروں (ہوائی جہازوں) نے یہاں پر بیس بم کے گولے پھینکے تین آدمی ہلاک چودہ زخمی ہوئے - ایک بم کا گولہ نارٹ ڈیم کی چھت پر پڑا اور دوسرا متصل کے چوک میں - مگر دونوں کے دونوں نہ پھٹے - فرانسیسی باد پرواز جرمنی باد پرواروں کو تعاقب کر رہے ہیں -

۱۲ اکتوبر لندن یہ کہا جاتا ہے کہ پیرس پر جو بم کے گولے پھینکے گئے تھے ان سے چار ... آدمی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے - یہ ہلاک شدہ اور زخمی خصوصاً عورتیں اور بچے ہیں - ایک جھنڈا پایا گیا جس پر لکھا ہوا تھا کہ ہم نے انٹورپ لے لیا ہے - تمہاری باری جلد آئیگی -

مشرقی پرشیا کی حالت تا حال غیر متبدل ہے -

دریائے وسچولا کے بائیں کنارے پر کئی ایک خفیف لڑائیاں ہوئیں آسٹرومی فوجیں ہر سمت جمع ہو رہی ہیں -

۱۱ اکتوبر لندن - سرکاری طور پر کہا گیا ہے - کہ دو جاپانی کروزروں نے جزیرہ تسنگیاؤ چاؤ کے پاس توپخانہ کے جہاز الطس کو اور ایک قلعہ کو بھی جو گولہ باری کر رہا تھا خاموش کر دیا

۱۱ اکتوبر واشنگٹن - انگلنڈ اور صوبجات متحدہ امریکہ کے درمیان دنیا بھر کی روئی کی منڈیوں کی جو حالت ہے اس پر اس آنیوالی کانفرنس میں بحث مباحثہ ہوگا - جو امریکن خزانہ کے افسران اور مسٹر ہیل بلیکٹ صاحب اور سر جارج پائیش کے مابین منعقد ہوگی -

جرمن کے کارخانوں میں ربڑ کی رسیدگی کے خلاف ہر قسم کی کوششیں کی جا رہی ہیں - رائٹرڈم سے نکاس بند کر دیا گیا ہے - چار کی عارضی قلت کی بھی پیش بینی کی جاتی ہے عام چینی چار دستیاب نہیں ہو سکتی ربڑ کی تجارت ممنوعہ ہے -

۱۲ اکتوبر کلکتہ - جہاز بی - آئی - ایس ایس الڈا ۵۰۰ سواریاں لئے ہوئے صرف ایک یوم کی تعویق کے بعد آج یہاں پر پہونچ گیا ہے - کولمبو کے پرے ایمڈن اس کے ہاتھ سے نکل بھاگا - جہاں کہ وہ تین دنوں تک روک رکھا گیا تھا -

۱۲ - اکتوبر رنگون - حال ہی میں جو حکم کمانڈر انچیف کا آفیسرس ریزرو آف دی انڈین آرمی کی تعینات کے بارے میں جاری ہوا تھا اس کے متعلق آج عنقریب یکصد والنٹیر برگیڈ آفس میں حاضر ہوئے - یہ سمجھا جاتا ہے کہ برگیڈ کمانڈر اپنی سفارشیں معمولی وسائل سے کمانڈر انچیف کے پاس بھیجدیگا -

یہ تصور کیا جاتا ہے کہ گورنر آف مدراس مدراس احاطہ کے جنوب میں دورہ کرنیکی تنظر سے روانہ ہونے سے پہلے بدھ کے روز مدراس کا معائنہ بھی کرینگے ہز اکسلنسی اڈ ٹا کمانٹ سے ۱۷ ماہ حال کو روانہ ہو کر ایروڈ میں ہز اکسلنسی سے جا ملینگی

ضرورت

دیسی مسیحیوں کی طرف سے ایک فلاورس ملس مسٹر بی ایم - وت صاحب کی طرف سے کھلنیوالا ہے جس میں ۲۰ آدمیوں کی ضرورت ہے - اور فی آدمی کو مبلغ ۵۰ - ۵۰۰ روپیہ دینا ضروری ہے تاکہ جسکے ذریعہ کام بخوبی انجام پا سکتا ہے آدمی اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکتے ہیں اور خداوند مسیح کے جلال کو اس کام کے ذریعہ سے پھیلا سکتے ہیں اور جو صاحب اس کام کو منظور کرنا چاہیں وہ اپنی اپنی درخواستیں مسٹر بی - ایم وت صاحب کے پاس روانہ کریں جس سے کہ وہ اپنے شک و شبہ مٹا سکیں پتہ:- مسٹر بی ایم وت کرتر آف مسٹر اظہر مسیح موضع گہرور ضلع مینپوری

ایڈیٹوریل نوٹس

ہندوستان کی بھیل آبادی

یہ بھیل قدیم زمانہ کی اصلی قوموں میں سے جو ہندوستان میں رہتی تھیں ایک قوم ہے جو اب گجرات اور راجپوتانہ کی سرحدوں کے درمیان آباد ہے۔ اور ایک قسم کی گجراتی بولی بولتی ہے۔ اس قوم کی کل آبادی ۲۰۰۰۰۰۰ (بیس لاکھ) ہے اُن کی شکل و شباہت غیر آریائی قوموں کی سی ہے۔ تیر کمان کے فن میں وہ ماہر اور وحشی ہیں۔ گائے کا گوشت وہ ہرگز نہیں کھاتے مگر شراب نوشی کے مشتاق ہیں۔ قرض لینے اور بداخلاقیوں میں گو سبقت لے گئے ہیں۔ یہ لوگ ابتدا میں زمینوں کے مالک تھے اور کئی ایک ریاستیں اور راجہ اُن میں موجود تھے۔ مگر جب ہندوستان کے شمال سے آریاؤں نے آکر اُن پر حملے شروع کر دیئے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر پہاڑوں اور جنگلوں میں جا بسے اُن میں سے اکثر بعض ہندوستانی راجاؤں کی ریاستوں میں بود و باش رکھتے ہیں مثلاً مہاراجہ ریاست ایدر کے علاقہ میں۔ اور اکثر برٹش علاقہجات میں بھی رہتے ہیں مہاراجہ ہز ہائینس سر پرتاپ سنگھ بہادر کی مہربانی اور عنایات سے جو حال میں جنگ پر گئے ہوئے ہیں وہاں پر اس قوم کے درمیان سی۔ ایم۔ ایس کا کام جاری ہے۔

بھیلوں کے درمیان مشن کا کام

اگرچہ یہ قوم ماسوائے ناخواندہ اور تہذیب گری ہوئی ہونے کے جاہل محض اور خوفناک شباہت اور تند مزاج ہے تو بھی خدا کے کلام کی بشارت اُن میں بڑی عمدگی اور کامیابی کے ساتھ دیجاتی ہے۔ سب سے پہلے ۱۸۸۰ء میں سی ایم ایس مشن کے پادری سی۔ ایس ٹامسن صاحب نے اس قوم کے درمیان انجیل کی بشارت کے کام کا آغاز کیا اور اُن میں مشن کی بنیاد ڈالی۔ اور اس قوم کے درمیان نہایت پر تاثیر اور باثمر خدمت کرتے رہے تاوقتیکہ ۱۹۰۱ء میں وہ مرض ہیضہ کا شکار ہو کر اپنی زمینی خدمات سے منقطع ہو کر آسمانی خدمات میں شامل ہو گئے۔ جو مشنری بعد میں اس علاقہ میں اس مشن کے متعلق کام کرتے رہے اُن میں سے ایک سرجیمس آؤٹرم کا پوتا پادری آرتھر آؤٹرم تھا۔ اس کے علاوہ بہت سی سرگرم یورپین لیڈیاں اس کام میں ہمہ تن مصروف تھیں اور علاج معالجہ کے کام میں بڑا انجاری شغف اور سرگرمی رکھتی تھیں۔ اب اُن میں کام بہت ہی بڑھ گیا ہے حتیٰ کہ اس وقت اس اصلی قوم میں سات علیحدہ علیحدہ مشنیں ہیں جو محنت اور مشقت کے ساتھ کام کر رہی ہیں اور کام باقاعدہ خوش اسلوبی سے اور باترقی ہو رہا ہے۔ چونکہ اس علاقہ اور قوم میں مشن کو کام شروع کئے ہوئے مشکل سے ۳۴ سال کا عرصہ گذرا ہے اس لئے تعلیم اور دیگر شعبوں میں کسی بڑی اور نمایاں کامیابی کی توقع کرنی بعید از قیاس ہے تو بھی مسیحی جماعتوں کی روحانی ترقی قابل غور ہے۔

بھیل کلیسیاؤں کی روحانی ترقی کی مثالیں

منجملہ اُن ترقیات کے جو بھیل کلیسیاؤں نے کی ہیں ایک دو کا ذکر کر دینا فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔

اس وقت اُن کے درمیان سات مشن سٹیشن ہیں جن میں ۷۵۴ مسیحی ہیں۔ ان مسیحیوں میں سے ۱۱۶ داخل عشاء ربانی ہیں۔ ان مسیحیوں نے ۹۰۵ روپیہ ۳ روپائی چندہ دیا ہے۔ اس حساب سے گویا ۵ روپیہ فی کس نے چندہ دیا جو اُن کی اس شکرگزاری اور محبت کی علامت ہے جو وہ اپنے نجات دہندہ کے ساتھ رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ گذشتہ برسوں میں اُن کے درمیان ایک بڑی بھاری کنونشن بھی ہوئی تھی جس میں لوگ دور دور سے سفر طے کر کے اور ہر قسم کی تکالیف سفر برداشت کر کے شریک بھی ہوئے تھے۔ بہتوں نے اپنے گناہوں کو دیکھا اور اُن سے پشیمان بھی ہوئے اور توبہ بھی کی بعضوں نے اپنے گناہوں کا علانیہ اقرار بھی کیا اور سب نے سب روحانی برکات سے مالا مال ہوئے اور سب کے سب روحانی غزلیں گاتے اور خوشی کے نعرے مارتے اور گاتے بجاتے اپنے خداوند میں مسرور تھے یہ موقعہ بڑی خوشی اور روحانی سرگرمی کا تھا لوگ آپس میں بڑے شوق اور محبت سے ملاقاتیں کرتے اور دلی اطمینان پاتے تھے شہر کے عالم اور مہذب اور دیہات کے جاہل اور غیر مہذب بھائیوں میں کچھ امتیاز اور تفرقہ نہ تھا وہ سب کے سب ایک جگہ مساوی درجہ پر بیٹھتے اور دونوں قسموں

کے مسیحیوں کے دل خوشی اور اپنے خداوند کی تعریف سے پر اور اچھلتے تھے۔

سنڈے سکولوں میں دعا کے لئے التماس

افواج کے چیپلین جنرل بشپ پیلر سمتھ صاحب نے تجویز پیش کی ہے کہ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت ہر روز ۱۲ بجے دوپہر کے علیحدگی میں چند منٹوں تک خاموشی کے ساتھ برطانیہ عظمیٰ اور متحدین کے اُن سپاہیوں اور جہاز رانوں کے لئے دعا کیا کریں۔ جو اس وقت عین میدان جنگ میں ہیں تاکہ مسیحی سچائی راستبازی اور امن ظہور میں آئیں۔ انڈیا سنڈے سکول یونین کے جنرل سکرٹری پادری آر پر جز بھی نہایت گرم جوشی کے ساتھ اس تجویز پر صاد کرتے ہیں اور تمام سنڈے سکولوں کے سپرنٹنڈنٹوں اُستادوں اور طلبا کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔

انجمن صلیب احمر برطانیہ میں شمولیت کا جلسہ

ماسٹر بی سی چٹرجی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول گوجرانوالہ رقمطراز ہیں ۷ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو گوجرانوالہ مشن ہائی سکول کے معزز و محترم ماسٹر حاکم دین صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی اور پادری بی۔ ایم رائے صاحب انجمن صلیب احمر برطانیہ عظمیٰ میں شمولیت کی غرض سے عازم یورپ ہوئے ہیں۔ اس موقعہ پر ایک بڑا شاندار اور جوش سے بھرا ہوا جلسہ فراہم ہوا جس سے ان صاحبان کا اعزاز اور احترام اور حوصلہ افزائی منصور اور منظور تھا اس موقعہ پر بالاتفاق رائے مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔ جلسہ کے اختتام پر سارا سٹاف اور کل طلبا ہر دو صاحبان کو الوداع کہنے کے لئے ریلوے سٹیشن پر گئے۔ اور صاحبان موصوف پر پھولوں کی بارش کرتے ہوئے اُن کو رخصت کیا

ریزولیوشن نمبر ۱ محرک پنڈت رام رکھا صاحب بی۔ اے مؤید سردار چتر سنگھ صاحب

یہ جلسہ ہیئہ برطانیہ کبیر کے طرز عمل پر جو اُس نے قوانین بین الدول کی محافظت اور ان معاہدات کی حرمت کو مد نظر رکھکر ضعیف کی بمقابلہ قوی کے امداد کرنی چاہئے۔ اظہار تشکر ادا کرتا ہے

ریزولیوشن نمبر ۲ محرک لالہ درگا داس صاحب مؤید لالہ نہالچند صاحب۔

یہ جلسہ گورنمنٹ کا نہایت صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ اُس نے مسٹر حاکم دین بی۔ اے بی ٹی اور ریورنڈ بی۔ ایم۔ رائے صاحبان کو موجودہ جنگ یورپ میں ادائے خدمات کا موقعہ دیکر اُن کی اور تمام سٹاف مشن اسکول کی عزت افزائی کی ہے۔ اور یہ جلسہ صاحبان موصوف کو اس اعزاز اور احترام پر مبارکباد دیتا ہے۔

ریزولیوشن نمبر ۳ محرک ماسٹر محمد دین صاحب مؤید مولوی کریم بخش صاحب

یہ جلسہ مسٹر حاکم دین بی۔ اے بی ٹی اور ریورنڈ بی۔ ایم رائے کا اس ایثار نفس کے واسطے جو ان سے مشن سکول کی مالیات پر بغیر کوئی بار ڈالنے کے ظہور میں آیا ہے۔ اظہار امتنان کرتا ہے۔ اور یقین کرتا ہے کہ ان کی یہ قابل قدر مثال نہ صرف دوسرے لوگوں کے واسطے قابل تقلید ہوگی بلکہ اس سکول کی تاریخ میں یہ واقعہ ہمیشہ قابل فخر یادگار سمجھا جائیگا

ریزولیوشن نمبر ۴ محرک پنڈت بدری ناتھ صاحب مؤید مولوی عبدالرحیم صاحب

یہ جلسہ دولت ہیئہ برطانیہ اعظم کی اولوالعزم افواج کے واسطے دعائے نصرت کرتا ہے۔

ریزولیوشن نمبر ۵

یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ جلسہ کی کارروائی کا خلاصہ برائے اطلاع بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گوجرانوالہ اور نیز برائے اشاعت اخبارات کو ارسال کیا جائے۔

جرمنی کیا چاہتا ہے

اخبار نیو یارک ہیرلڈ کہتا ہے کہ سلطنت جرمن کے شہنشاہ کے مقاصد میں کوئی مخفی بات نہیں ہے وہ یہ ہیں۔ اوّل یہ کہ فرانس کو دنیا سے ایسا مٹا دے کہ وہ قوم ہی نہ رہے پھر اس کے بعد انگلستان کیطرف رجوع کرے اور ساری تجارت اور مقبوضات برطانیہ سے چھین کے آزادگی اور حقوق کو پامال کر ڈالے۔ ہمارے ساتھ ویسا ہی وحشیانہ سلوک کیا جائیگا جیسا کہ اہل بلجیم کے ساتھ کیا گیا ہے۔ وہ ہم کو نہ تو کوئی جگہ دینگے اور نہ ہی ہم پر رحم کرینگے۔ اگر جرمنی نے یورپ میں اعلیٰ طاقت حاصل کر لی تو عوام الناس کی ترقی آزادگی مساوی حق رسی اور ہر شخص کا موقعہ ان سب کا وہی حشر ہوگا جو آج سے ایک صدی قبل تھا پس ہر قابل آدمی کا فرض ہے کہ اپنے

مراسلات

آئندہ دنیا

موت کے بعد انسانی زندگی کے حالات

عالمِ ارواح کی کیفیت

(مرقومہ از جارج ملٹن تائب لجی دیانوی)

شروع جنوری ۱۹۱۴ء میں فقیر سندر سنگھ صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب میں تبت کو گیا تاکہ مسیح کی بشارت اس ملک میں سناؤں تو کوہ کیلاش میں پھرتے ہوئے اتفاقاً مجھے ایک جگہ پتھر کی صلیب ایک پہاڑی پر نصب ہوئی ملی میں اس خیال سے کہ شاید کوئی اور چیز مجھے اس کے متعلق ملے۔ اِدھر اُدھر پھرنے لگا۔ اتفاقاً مجھے ایک گپھا میں ایک بزرگ شخص کی صورت نظر آئی۔ پہلے میں نے اُس کو ایک ہندو مہرشی خیال کیا۔ کیونکہ ہندوؤں کے اکثر مہرشی اور منی کوہ کیلاش ہی میں ہو گذرے ہیں۔ لیکن جب میں اس بزرگ سے ملا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ مسیحی آدمی ہے۔ اُس نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں نے سو برس تک دنیا میں مسیح کی بشارت کی خوشخبری دی ہے۔ اور قریباً (جیسا کہ مجھے خیال ہے کہ فقیر سندر سنگھ نے مجھ سے کہا) تین سو برس سے اب میں یہاں دعائیہ خدمت میں بیٹھا ہوں۔ میں ہر سال عید کے موقعہ پر روح میں یروشلم جاتا ہوں اور روح ہی میں عالمِ ارواح میں بھی جاتا ہوں۔ مجھے مقدسوں کی رفاقت بھی حاصل ہے۔ چنانچہ فقیر سندر سنگھ نے کہا کہ جس دن میں اس بزرگ سے ملا۔ اس بزرگ نے مجھ سے کہا کہ ابھی ایک کتاب بنام "مسیح کی پیروی" کا مصنف اور ایک اور بزرگ کا نام لیا میرے پاس یہاں موجود تھے۔ اس کے بعد انہوں نے عالمِ ارواح کی بہت سی باتیں فقیر سندر سنگھ صاحب کو نوٹ کرائیں اور فقیر سندر سنگھ صاحب سے میں نے اِن باتوں کو اقتباس کیا۔ جن کو میں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

علاوہ اس کے میں یہ بھی کہے دیتا ہوں کہ فقیر سندر سنگھ صاحب ایک سرگرم مسیحی ہیں آپ نے چالیس روز تک روزہ رکھا۔ آپ نیک نیتی سے مسیح کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہندوستان کے مسیحیوں میں آپ عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اِن باتوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ واقعات لغو یا کسی ذاتی غرض پر مبنی ہونگے۔ بلکہ اس کی صداقت کا ایک ظاہرا ثبوت یہ ہے۔ کہ فقیر سندر سنگھ صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ اس بزرگ نے کہا کہ نیپال میں کسی جنگل میں بیس آدمی درویش رہتے ہیں تم اُن کے پاس ضرور جا کر اُن کو مسیح کی بشارت سناؤ۔ چنانچہ اسی غرض سے آپ نیپال میں گئے ہر چند آپ نے تکلیف اُٹھائی لیکن اپنے ارادے سے ابھی تک باز نہیں آئے۔ چنانچہ ناظرین اخبار نور افشاں میں نیپال کا حال اور فقیر سندر سنگھ صاحب کی تکالیف کی نسبت پڑھ چکے ہیں۔

اب میں مندرجہ ذیل باتیں ناظرین نور افشاں کی دلچسپی کے لئے درج کرتا ہوں۔

مرنے کے بعد انسان کی روح کہاں جاتی ہے۔

مرنے کے بعد انسان کی روح اُس جگہ جاتی ہے جسے عالمِ ارواح کہتے ہیں۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عالمِ ارواح کسی خاص جگہ میں نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہمارے ہی درمیان ہے۔ لیکن ہم اپنی جسمانی آنکھوں سے اُسے نہیں دیکھ سکتے۔ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کی جسمانی آنکھیں بند ہوتے ہی روحانی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور وہ روحانیت کے عالم کو بڑی صفائی سے دیکھنے لگ جاتا ہے۔ مرنے کے بعد بھی روح چند منٹ انسان کے بدن میں رہتی ہے اور اس وقت تک انسان کے سر کا درمیانی حصہ بالکل گرم رہتا ہے اور جب دل کا ہلکا سے ہلکا کام بھی جسے ڈاکٹر لوگ محسوس نہیں کر سکتے بند ہو جاتا ہے تو روح بدن کو چھوڑ دیتی ہے۔

جسم چھوڑنے کے بعد روح کی حالت

جسم چھوڑنے کے بعد روح اس بات کو بالکل محسوس نہیں کرتی کہ میں دنیا چھوڑ کر آئی ہوں۔ کیونکہ جیسی روح کی خواہش اور ارادے یہاں تھے۔ ویسے ہی اُس کے ساتھ رہتے اور اس کو ویسی ہی سوسائٹی عالمِ ارواح میں ملجاتی ہے جیسی کہ اُس کی زمین پر تھی لیکن فرشتے اُس پر ظاہر کر دیتے ہیں۔ کہ تو اب دنیا چھوڑ کر آئی ہے۔

عالمِ ارواح میں روشنی

عالمِ ارواح میں نہایت تیز روشنی ہے۔ اور یہ روشنی خدا کے تخت سے نکلتی ہے۔ اُن روحوں کو جو ہمارا مادی عالم چھوڑ دیتی ہیں۔ یہ جہان بالکل سیاہ اور ہمارا سورج اُن کو بالکل تاریک نظر آتا ہے۔

حتیٰ کہ روحیں اس مادی عالم سے کوچ کرتی ہیں فرشتے اُن کی رہنمائی کے لئے آتے ہیں۔ کیونکہ اُن کی مدد کے بغیر یہ روحیں عالم ارواح میں داخل نہیں ہو سکتیں۔

عالم ارواح میں رہنا - روحوں کو عالم ارواح میں تین حالتوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اور ان تینوں حالتوں میں روحیں عالم ارواح میں تیس سال تک رہتی ہیں۔ اور یہ سال خداوند کے سال ہیں لیکن ان میں سے بعض روحیں جو خداوند کے لئے اس مادی عالم سے تیار ہو کر ترقی کرتی ہیں۔ وہ بہت جلد فردوس میں داخل ہوتی ہیں۔ اُن کو تیس سال رہنے کی ضرورت نہیں پڑتی اور اسی طرح بد آدمیوں کی روحیں بہت جلد دوزخ میں چلی جاتی ہیں۔ ان تیس برسوں میں روحوں کو یہوواہ کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور وہ فرشتے جو ان روحوں کی تعلیم پر مقرر ہوتے ہیں روحی فرشتے کہلاتے ہیں۔ جب یہ روحیں پہلی حالت میں آتی ہیں تو اُن پر اُن کی اندرونی یا باطنی حالت ظاہر ہوتی ہے۔ اس صورت میں اُن کے تمام گناہ اور نیکیاں اُن کو نظر آتی ہیں۔ جو روحیں گناہ سے بھری ہوئی ہیں۔ وہ یہوواہ کے حضور سے خود بخود بھاگ نکلتی ہیں۔ اور دوزخ کی تاریک وادیوں میں اپنے آپ کو چھپاتی پھرتی ہیں۔ لیکن وہ روحیں جو اس عالم میں اپنے گناہوں سے نفرت کریں اور یہوواہ سے معافی کی طلبگار رہتی ہیں۔ وہ سخت شرمندہ ہوتی ہیں اور خدا کے حضور میں عجز و انکساری سے اپنی بُری حالتوں سے رہائی چاہتی ہیں۔ وہ دوسری حالت میں آتی ہیں۔ اس حالت میں مسیحی اور غیر مسیحی نیک روحیں شامل ہیں۔

اُس بزرگ نے کہا کہ ایک آدمی پر اُس کے بُت پرست ہونے کی حالت ظاہر کی گئی۔ یہ شخص بتوں کو سچائی سے مانتا تھا لیکن جب اُسے بتایا گیا کہ سچائی مسیح سے ملتی ہے۔ تو وہ مسیح پر ایمان لا کر بچ گیا۔ اس بزرگ نے یہ بھی کہا کہ میں حکیم سقراط سے ملا اور اُس سے کہا کہ تو دنیا میں کس چیز کو زیادہ پیار کرتا تھا۔ تو اُس نے کہا۔ کہ حکمت کو اور جب مجھے بتایا گیا کہ حکمت مسیح تھا تو میں بہت خوش ہوا۔ اور میں نے حقیقت میں حکمت کو پا لیا اور وہ حکمت مسیح ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عقل کی روشنی میں چلنے والوں کو بھی تیسری حالت میں شامل کیا گیا ہے وہ روحیں جنکو بہشت کیلئے تیار کیا جاتا ہے۔

اس بزرگ نے ایک اور عجیب اور قابل غور بات یہ بتائی کہ دوسری حالت میں بہت سے مسیحی بھی دوزخ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور وہ نام کے مسیحی ہوتے ہیں مسیحی مذہب جن کے دماغ میں رہتا ہے۔ اُن کی مرضی اور ارادے میں مسیحیت نہیں ہوتی۔ اور جب وہ مرجاتے ہیں تو دماغ جو مادی شے ہے یہاں ہی رہجاتا ہے اور جب وہ عالم ارواح میں جاتے ہیں تو اُن کی حالت صفر ہو جاتی ہے۔ اور وہ جلد دوزخ میں ڈالے جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہیں گے۔ کہ اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے دیوؤں کو نہیں نکالا۔ مگر مسیح اُن سے کہیگا کہ اے ریاکارو مجھ سے دور ہو۔ میں نہیں جانتا کہ تم کون ہو۔

تیسری حالت میں وہ مسیحی رہتے ہیں جن کا ایمان مسیح پر پختہ ہے۔ مگر اپنے دنیوی فایدہ میں بھی اُلجھے رہے ہیں۔ اور اس سے کبھی سہواً یا دیدہ دانستہ گناہ بھی سرزد ہوئے ہیں۔ وہ سزا کے لئے کچھ عرصہ دوزخ میں رہینگے مگر پھر نکال لئے جائینگے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو بچ تو گئے مگر جلتے جلتے۔ بعض مسیحی جو تیسری حالت میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جب وہ غیر مسیحیوں کو اپنے سے پہلے دلی صداقت اور مسیح پر ایمان لانے کے باعث فردوس میں داخل ہوتے دیکھتے ہیں تو کڑکڑاتے ہیں۔ مگر فرشتے اُن کو یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ جو پہلے وہ پیچھے کئے جائینگے۔ اور جو پیچھے تھے وہ پہلے کئے جائینگے۔

عالم ارواح میں ملاقات کی اجازت - عالم ارواح میں نیک یا بد دوستوں اور رشتہ داروں کی ملاقات بھی یہوواہ کروا دیتا ہے۔ مگر بہت تھوڑے عرصے کے لئے۔ اس بزرگ کا بیان ہے۔ کہ جب میں وہاں تھا میں نے دیکھا کہ ایک گنہگار آدمی جو اپنے بچوں کو بہت پیار کرتا تھا ملنے آیا۔ اُس کے بچے تیسری حالت میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ لیکن بچے چونکہ نہایت شاندار اور جلال والی روشنی میں تھے۔ وہ اُس روشنی کی برداشت نہ کر سکا۔ اور اپنے بچوں کو ایک نظر دیکھتا ہوا اور چلّا چلّا کر یہ کہتا بھاگا کہ اب میں اُن کو کبھی نہ دیکھونگا۔

عالم ارواح میں روحوں کی خواہش - عالم ارواح میں جو روح جس چیز کی خواہش کرتی ہے۔ وہ اُسی وقت اُس کے سامنے حاضر ہو جاتی ہے اور جو چیز روح کھاتی ہے وہ ایک قسم کی محبت کی خوشبو بن کر اُس کے لطیف جسم سے خارج ہوتی رہتی ہے۔

عالم ارواح میں موت اور زندگی - اس مادی عالم سے جو روحیں مرتی ہیں وہ حقیقت میں نہیں مرتیں۔ بلکہ اس عالم سے دوسرے عالم



میں ترقی کرتی ہیں - حقیقی موت ارواح کی عالم ارواح میں ہوتی ہے یعنی جو روحیں بدکار ہیں وہ دوزخ میں ڈالدی جاتی ہیں اور یہ حقیقی موت ہے اور جو روحیں نیک ہیں وہ یہوواہ کے مقرب بنکر تا ابد زندگی میں خوش رہتی ہیں -

عالم ارواح میں روحیں کپڑا پہنتی ہیں عالم ارواح میں وہ روحیں جو تینوں حالتوں سے گذرتی ہیں اپنے اپنے قرینہ کے مطابق یا اپنی اپنی خدمت کے مطابق مختلف لباسوں سے ملبس کیجاتی ہیں بعض کے لباس بالکل سفید ہوتے ہیں اور یہ اُن روحوں کا لباس ہے جو شہید ہوچکی ہیں - بعض کے نیلے بعض کے پیلے - گویا ہر درجہ کے مطابق ہر ایک روح لباس پہنتی ہے -

روحوں کی شناخت عالم ارواح میں ہم کسی روح کو اُس کے نام سے یا اُس کی صورت سے شناخت نہیں کرسکتے - بلکہ اُس کے درجہ سے جو کہ اُس کے ماتھے پر لکھا ہوتا ہے - اگر تم موسٰی یا ایلیاہ - یا ابراہام کو دیکھنا چاہو تو تم اُس کے جلال سے اُسے پہچان لوگے -

بہشت کا بیان

بہشت کی کیفیت بہشت نہایت ہی پر فضا جگہ ہے - اسمیں عمدہ باغ اور مصفا پانی کی نہریں ہیں خوشنما پہاڑ اور سر سبز میدان ہیں - اس میں نہایت خوبصورت شہر بستے ہیں - جن کے مکانات عالیشان ہیں - نہایت ہی لذیذ میوے اور خوبصورت پھول اُس میں پائے جاتے ہیں - مگر غلمان - حوریں اور شراباً طہورا کا فسانہ بالکل لغو ہے - کیونکہ یہ چیزیں اُس میں نظر نہیں آتیں - یہ تمام چیزیں نہایت ہی لطیف اجسام ہیں ہیں - وہاں کوئی سورج چاند اور ستارے نہیں ہیں - بلکہ تمام روشنی یہوواہ کے تخت سے نکلتی ہے اور چاروں طرف پھیلتی رہتی ہے - اور یہوواہ کے مقرب فرشتے رات دن اس کی حضوری میں رات دن قدوس - قدوس - قدوس رب الافواج پکارتے رہتے ہیں - اور جو فرشتے خدا کی حضوری میں رہتے ہیں اُن کے نام اور درجے اُن کے ماتھوں پر لکھے ہوتے ہیں -

بہشت کی بادشاہت بہشت کی بادشاہت محبت ہے - اور تمام فرشتگان ایک دوسرے کی محبت سے خدمت کرتے ہیں -

بہشت میں سوسائٹیاں بہشت میں ہر ایک سوسائٹی کا علیحدہ علیحدہ شہر بستا ہے یعنی جس طبیعت کا آدمی ہوگا ویسی ہی طبیعت کی سوسائٹی اسے بہشت میں ملیگی - اور ہر ایک آدمی خود اپنے شہر کو پہچان لیگا -

بہشت میں عبادت بہشت میں یہوواہ کی عبادت بھی ہوتی ہے - مقربین کاہن کہلاتے ہیں - اور روحی فرشتے جن کو وعظ کرنے کی اجازت ہے وہ پریسٹ کہلاتے ہیں - اور وہ بہشت میں گرجوں میں وعظ کرتے ہیں - اس بزرگ نے کہا کہ مجھے بھی کبھی کبھی اُن کے وعظ میں شریک ہونے کی اجازت ملجاتی ہے -

بہشتی فرشتوں کی خدمات بہشتی فرشتے اُن روحوں کو جو کہ عالم مادی سے آتی ہیں بڑی محبت سے تعلیم دیتے رہتے ہیں - اور انہیں یہوواہ کی بابت سکھاتے ہیں - وہ بڑی محبت سے اپنے آپ کو خالی کرکے عالم ارواح میں آتے ہیں - اور تعلیم کی خدمت کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں اور جب انہیں کسی روح کے لانے کا حکم ملتا ہے تو وہ بڑی محبت سے اُس روح کو عالم ارواح میں اپنے ساتھ لے جاتے ہیں - بعض فرشتے دوزخ پر تعینات ہیں تاکہ شیطانی روحیں دوزخ میں زیادہ شرارت برپا نہ کریں - ان تمام خدمات کو فرشتے بہت محبت سے انجام دیتے ہیں - بہشت میں خدا کے تخت سے نہایت جلال کی نہریں نکلتی رہتی ہیں جن سے محبت کی خوشبو آتی رہتی ہے - بہشتیوں کی بڑی بڑی دعوتیں ہوتی ہیں اور ہر ایک سوسائٹی کا آدمی اُس میں شریک ہوکر خدا کی محبت کا مزہ چکھتا ہے -

بہشت کا وقت یا خداوند کا دن بہشت میں ایک دفعہ ایک ایسا وقت آتا ہے کہ جس طرح بجلی چمک کر کچھ تاریکی ہوجاتی ہے - اس وقت میں تمام بہشتی ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں اور ان پر اُن کی پہلی حالت بھی ظاہر کیجاتی ہے - اور یہ وقت تھوڑی دیر کے لئے آتا ہے تاکہ بہشتی اپنی حالت کو دیکھ کر خدا کے بے حد فضل اور محبت کی تعریف اور اُس کی تمجید کریں - اس حالت کو بہشت میں "یہوواہ کا دن" یا "بہشت کا وقت" کہتے ہیں -

بہشت کی راہیں عالم ارواح سے بہشت میں جانے کو آٹھ راہیں ہیں - اور آگے چلکر پھر ایک راہ کی دو دو شاخیں ہوجاتی ہیں اور یہ راہیں ہر ایک سوسائٹی کے شہر کو جاتی ہیں جن کو بہشتی اچھی طرح جانتا ہے - جب کوئی بہشتی بہشت میں داخل ہوکر اپنی سوسائٹی کے شہر کو جاتا ہے - تو اُسے فقط اپنے ہی شہر کا پھاٹک کھلا نظر آتا ہے - اور تمام راہیں اُسکی نظروں سے

پوشیدہ ہوتی ہیں۔

دوزخ کا بیان

دوزخ کی کیفیت دوزخ ایک نہایت ہی تاریک جگہ ہے۔ جس میں بڑے تاریک کنوئیں جن کے اندر بیشمار سانپ رہتے ہیں۔ بڑی بڑی تاریک جھیلیں جنکے اندر بے شمار پانیوں کا ہولناک شور اٹھتا رہتا ہے۔ تاریک گڑھے اور تاریک وادیاں ہیں بعض گڑھوں اور جھیلوں میں گندھک اور آگ بھری رہتی ہے۔ ان ہی میں دوزخی ڈالے جاتے ہیں دوزخیوں کے گناہوں کا بدبودار دھواں دوزخ سے ہمیشہ اُٹھتا رہتا ہے۔

دوزخ میں درجے دوزخ میں بھی درجے ہیں بعض درجوں میں سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ بعض درجوں میں کم۔ سب سے پچھلے درجے میں جسے عالم اسفل بھی کہتے ہیں وہ دوزخی روحیں قید ہیں جس میں ابلیس یا بڑا اژدہا قید ہے۔ یہ ایک بہت بڑا گروہ تھا۔ جو کہ مسیح کے وقت میں اس مادی عالم کے رہنے والوں کو بہت ستایا کرتا تھا۔ اور بسا اوقات اُن کی جان بھی ہلاک کرتا تھا۔ لیکن جب مسیح عالم بالا پر چڑھا تو ان کو قید کر کے لے گیا اور عالم اسفل میں اُن کو مقید کر دیا۔ یہ وہی بد روحیں ہیں جو مسیح سے کہتی تھیں کہ وقت سے پہلے تو ہمیں ہلاک کرنے کیوں آیا ہے۔ لیکن شیطانی روحیں دوزخ میں قید نہیں ہیں۔ اُن کو اجازت ہے کہ جہاں چاہیں پھریں۔ جب تک کہ اس دنیا کا آخر نہ ہو

دوزخیوں کی شکلیں۔ دوزخیوں کی شکلیں نہایت ہی ہیبت ناک ہوتی ہیں۔ اُن کے چہرے انسانی چہروں کے مطابق نہیں ہوتے۔ بلکہ گھنونے ہوتے ہیں کسی کی صورت ناسور کی مانند کسی کی فقط لمبے لمبے دانت کی مانند کسی کی صورت محض بسوڑی چہرے کی مانند کسی کی صورت بچھے سپھڑے کی مانند اور ان شکلوں سے ہمیشہ گناہ کا دھواں اُٹھتا رہتا ہے۔ جب کوئی بے دین آدمی اس دنیا میں مرتا ہے تو یہی شکلیں اُسے دکھائی دیتی ہیں جن سے وہ گھبراتا اور دوڑتا رہتا ہے۔

دوزخ میں شناخت دوزخی دوزخ میں ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتے۔ مگر خاص خاص روحوں کو پہچان سکتے ہیں۔ اور یہ پہچان اُن کی فطرتی مطابقت کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے۔

دوزخیوں کی خدمات دوزخ میں وہ دوزخی روحیں جو کم درجے میں سزا پاتی ہیں اور دوزخیوں پر مقرر کی جاتی ہیں تاکہ اُن کے آپس کی حسد اور شرارت کی آگ کو روکیں۔ اور جب دوزخی روحیں اُن سے باز نہیں آتیں تب یہوواہ کے وہ فرشتے جو دوزخ پر مقرر ہیں اپنے رعب سے اُن کو ڈراتے ہیں۔ اور شرارت سے روکتے ہیں۔

دوزخیوں کی آواز دوزخیوں کی آواز نہایت ہی کرخت اور ہولناک ہوتی ہے۔ ایک دوزخی کی آواز کئی شیروں کی گرج کے برابر ہوتی ہے۔

دوزخی کی جبلی عادت کوئی دوزخی یہوواہ کی بابت کچھ سننا نہیں چاہتا۔ بلکہ وہ یہوواہ کے نام سے نفرت کرتا اور سخت گھبراتا ہے۔ اُس بزرگ نے کہا کہ ایک تھانہ دار جو کہ رہتک کا تھا وہ اپنی تمام عمر بدچلن رہا اور آخر طاعون سے مرگیا اور دوزخ میں گیا جب اُسے یہوواہ کی بابت بتلایا گیا تو وہ چلاتے اور خود بخود دوزخ کی طرف بھاگنے لگا۔

ہم جیسی حالت اس دنیا سے لیکر مرتے ہیں وہی آگے چلکر رہتی ہے۔ ہم اسے بدل نہیں سکتے۔

فرشتوں کی بابت

بہت فرشتے بنی آدم میں سے بنے ہیں وہ روحانیت میں اس قدر ترقی کر گئے ہیں کہ وہ خدا کے مقربین بھی کہلاتے ہیں۔ ان میں سے بعض ہمارے سیارے کے اور بعض دوسرے سیاروں کے لوگ ہیں۔ ہماری زمین یا سیارے کے علاوہ دوسرے سیاروں کے لوگ بالکل پاک ہیں وہ ہماری طرح نہیں مرتے۔ بلکہ حنوک کی طرح اسی جسم میں ترقی کر جاتے ہیں اُن کے جسم ایسے لطیف ہیں کہ وہ ہماری دنیا کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں لیکن ہم اپنی آنکھوں سے اُن کو دیکھ نہیں سکتے۔

فرشتوں کی زبان فرشتوں کی زبان ہماری طرح یہوواہ کی ستائش کرتی ہے۔ وہ اپنے ایک لفظ میں اتنا مطلب ادا کرتے ہیں جس کو ہم ایک ہزار لفظ میں ادا نہیں کر سکتے۔ اُن کے ایک لفظ کے مطلب کی تشریح میں کئی صفحے بھرے جا سکتے ہیں وہ اپنے ایک اشارے میں کئی بھید ظاہر کر سکتے ہیں۔

فرشتے کا اختیار ایک فرشتے کو اتنا اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے دوزخ کو ہلا دے ہزاروں روحوں کو ہلاک کر دے۔ شیطانی ارواح فرشتوں کے سامنے کھڑی نہیں رہ سکتیں۔

فرشتے ہمارے مادی عالم میں آتے ہیں۔ وہ نیک فرشتے یا روحیں جو ہمارے مادی عالم میں آتے جاتے ہیں اُن کو یہ جہان بالکل تاریک نظر آتا ہے جب

اُن کو ہمارا مادی عالم دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے۔ تو کسی نیک آدمی کی آنکھوں کے ذریعہ وہ ہمارے مادی عالم کو دیکھتے ہیں۔ بلکہ یہ فرشتے بسا اوقات دیداروں کو جسمانی خطرات سے بھی آگاہ کرتے رہتے ہیں بلکہ ضمیر کے ساتھ ملکر ہر بُرائی سے اُسے آگاہ کرتے ہیں۔ اس حالت میں انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی ضمیر کی آواز کا شنوا ہو۔ ورنہ ایسی حالت میں نیک فرشتہ ہمیں ہدایت دینے سے باز رہتا ہے۔ فرشتوں کی زبان ہم بالکل نہیں سمجھ سکتے بلکہ ہمارا روح جس کا تعلق روحانیت کے عالم سے ہے وہ ہمیں ترجمہ کر کے خود سمجھا دیتا ہو بعض اوقات ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ ہمارا اپنا خیال تھا۔ اور بسا اوقات ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں یہ خیال ہمارے دل میں کہاں سے آیا۔ حالانکہ وہ اس فرشتے کا خیال تھا۔

فرشتوں کا جسم فرشتے کوئی جسم نہیں رکھتے جیسا کہ انسان مگر بعض حالتوں میں خاص خاص فرشتوں کو جسم اختیار کرنے کی اجازت ملجاتی ہے۔

بعض فرشتوں سے روح کو دھوکا کھانے کا خطرہ۔ اس مادی عالم میں ان راہبوں رشیوں یا اُن فقیروں کے لئے جو تنہائی میں کسی جنگل میں بیٹھکر خدا کے دھیان میں لگ جاتے ہیں۔ سب سے بڑا خطرہ روح کو دھوکا کھانے کا ہے۔ کیونکہ جب ہم تنہائی کی حالت میں کسی جنگل یا غار کے درمیان یا اپنی کوٹھڑی میں بیٹھکر خدا کی طرف اپنا دھیان لگاتے ہیں۔ تو اُس وقت نہ صرف نیک فرشتے ہی ہماری روح میں شریک ہوتے بلکہ اکثر بدروحیں اپنے خیال اور ارادے ہمارے دلوں اور دماغوں میں پیدا کرتی ہیں اور اکثر ہم اُن کی ہدایت یا پیغام کو خدا کی طرف سے تصور کر لیتے ہیں اس حالت میں بہت نیک لوگ گمراہی کی طرف چلے گئے ہیں۔

پہچان جب اس قسم کی ہدایت ہماری روح کو ملتی ہے تو ہماری روح بہت جلد اس سے آگاہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہوواہ نے ہماری روح کی فطرت ایسی بنائی ہے کہ وہ جلد سچائی کی بات کو بلا دلیل قبول کر لیتی ہے۔ اگرچہ وہ خود اس کا ثبوت نہ دے سکے۔ مگر اس کا تیقن اس پر ضرور ہوتا ہے لیکن جو سچ نہو روح اُس کی نسبت بہت بے قرار رہتی ہے۔ اور بہت سی دلائل لاکر قائل ہوتی ہے۔ مگر تسلی پذیر نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اطمینان اسکو حاصل ہوتا ہے۔

بدروحوں کا بیان

اقسام بدارواح دو قسم کی بدروحیں ہیں۔ ایک تو ابلیس یا اژدھا کی قسم کی ارواح اب مادی عالم میں نہیں پائی جاتیں۔ اُن کو خداوند مسیح قید کر دے گیا۔ لیکن دوسری قسم میں شیطانی ارواح ابتک ہمارے مادی عالم میں آتی جاتی ہیں۔

راستبازوں کو دھوکا یہ شیطانی ارواح اُن راستبازوں کو جو تنہائی کے مقام میں بیٹھکر یہوواہ کی عبادت کرتے ہیں اکثر دھوکا دیتی ہیں کیونکہ یہ شیطانی ارواح کبھی کبھی نورانی شکلیں بھی اختیار کر لیتی ہیں۔ ان شریر روحوں کا باپ "فائن" کہلاتا ہے۔

شریر آدمیوں سے اُنس ان بدروحوں کو شریر آدمیوں سے زیادہ اُنس ہے۔ بلکہ جب کوئی شریر آدمی مرنے لگتا ہے تو یہ روحیں بڑی ہولناک صورت میں اس کو نظر آتی رہتی ہیں اور شریر آدمی ان بدروحوں کی صورت دیکھ کر گھبراتا اور بسا اوقات چلاتا بھی رہتا ہے۔

مادی عالم دیکھنے کی خواہش ان بدروحوں کو جب ہمارا مادی عالم دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے تو یہ شریر آدمیوں کی آنکھوں کے ذریعہ اس مادی عالم کو دیکھتی ہیں۔ اور بسا اوقات شریروں کو ہر طرح کی برائی کی طرف مائل کرتی رہتی ہیں اور بعض لوگوں کی جانوں کو خطرے میں بھی گرا تی ہیں۔

بدروح کی خواہش تازہ مری ہوئی شریر انسان کی روح بھوک کی خواہش میں ہمارے معدوں کے پاس آکر اپنی حرص کو پورا کرتی ہیں جس سے اکثر بدہضمی یا بے چینی کا عارضہ و دفعتہً انسان کو لاحق ہو جاتا ہے۔

سیالکوٹ کنونشن

اور

پادری جونس صاحب کی معرفت

خُدا کا پیغام

گذشتہ ہفتہ کے پرچہ نور افشاں میں مسٹر واعظ نے سیالکوٹ کنونشن پر ایک مضمون دیا اور خیال ظاہر کیا کہ اگر کسی کے پاس کافی نوٹ ہوں تو وہ پادری جونس صاحب کے درس کا خلاصہ بذریعہ نور افشاں شایع کرا دیں۔ چونکہ مجھ کو اُن کے درس کا جو انگریزی میں تھا اُردو میں ترجمہ کرنے کو کہا گیا تھا۔ لہذا میں اُن کے درس کی خاص خاص باتیں اپنی یاد سے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

مضمون۔ "صلیب کے اشخاص"۔

سندی آیت "وہ آدمیوں میں سے نہایت حقیر اور ذلیل تھا" یسعیاہ ۵۳ : ۳ -

مسیح کے صلیب دیے جانے کا دن دنیا کی تواریخ میں ایک بے نظیر دن تھا - نہ صرف ان تاثیروں کے باعث جو مسیح کے صلیب دیئے جانے کے باعث اس وقت سے لیکر اب تک دنیا میں واقعہ ہوئیں بلکہ ان واقعات اور اشخاص کے باعث بھی جو اس دن کے ساتھ وابستہ ہیں - ماسوا اور باتوں کے فی الحال ہم ان اشخاص کا ذکر کرینگے جو مسیح کی صلیب کیساتھ متعلق تھے - غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ مسیح کی صلیب کے موقعہ پر ہر گروہ ہر جماعت اور ہر قسم کے اشخاص تھے کوئی آدمی دنیا میں موجود نہیں جس کی قسم کے لوگ مسیح کی صلیب پر موجود نہ تھے - مثلاً وہاں پر دیندار اشخاص جیسے مریم مگدلینی - یوسف آرمتیا - مریم مسیح کی ماں یوحنا اور دیگر اشخاص موجود تھے -

وہاں پر بے دین - جوئے باز بھی موجود تھے جو اس کی صلیب کے نیچے ہی اس کے کپڑوں پر قرعہ ڈال رہے تھے - وہاں پر لاپرواہ بھی تھے جو آتے جاتے ہوئے مخول بازی کرنے کے سوائے کسی بات کا خیال نہیں کرتے تھے - ہم سب قسم کے لوگوں کو چھوڑ کر آج صرف اس جماعت اور قسم کے لوگوں کا ذکر کرینگے جنہوں نے اس کی عدالت کی اور اس کو حقیر و ذلیل سمجھا - اور رد کر دیا

اس کے منصفوں میں سے اول کائفا کا ذکر ہے - جو اس سال کا سردار کاہن تھا - وہ یہودیوں میں بڑا معزز اور مذہبی دنیا میں اعلےٰ درجہ کا آدمی تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مذہب اور دینداری صرف خود ی تھی - جو بات اس کے فایدے اور بہتری کی نہ تھی وہ ناجائز تھی - اور جس میں اس کا فائدہ تھا وہ روا اور مناسب تھی -

عام دستور تھا کہ سردار کاہن صرف ایک سال کے لئے مقرر ہو لیکن وہ ایسا ہوشیار اور چالاک آدمی تھا کہ اس نے اٹھارہ سال تک اس عہدہ کو لئے رکھا اور جب اس نے دیکھا کہ مسیح خداوند ظاہر ہوا ہے - اور لوگ اس کی طرف جاتے ہیں اور اس کی تعلیم کو پسند کرتے ہیں - تو اغلباً کائفا نے چاہا تھا کہ اس کو اپنے ساتھ ملا دے - اور نکودیمس کا مسیح کے پاس رات کو جانا ممکن ہے کہ کائفا کی رائے اور خیال کے مطابق تھے تاکہ وہ معلوم کرے کہ آیا مسیح خداوند ان کے ساتھ ساتھ چلیگا یا نہیں اور جب انہوں نے معلوم کیا کہ وہ اس کے ساتھ نہیں چلیگا - تو جب انکو موقعہ ملا تو اس نے اس کو حقیر جانا - ذلیل سمجھا اور اس کو رد کیا - دنیا میں اور کلیسیا کے درمیان کتنے اشخاص موجود ہیں جن کا خدا پیٹ ہے - دیندارانہ صورت اور کلیسیا میں عہدہ بڑا ہے لیکن یہ سب کچھ صرف اپنی ہی روٹی - اپنی ہی عزت اور اپنے ہی فایدے کے لئے ہے اور جس بات میں اس کا فائدہ نہیں - وہ جائز نہیں اور جہاں خودی ختم ہوئی وہاں مسیحیت بھی ختم ہوئی - کتنے لوگ ہیں جو صرف اپنے کام اپنے خاندان اپنے شہر اور اپنے رہنے کا خیال رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے مسیح کی تحقیر کرتے اور اس کو رد کرتے ہیں - دوسرا منصف پلاطوس تھا - رومی تواریخ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک نیک حاکم تھا اور رفاہ عام کے لئے بہت کچھ کرتا تھا - اس نے ملک کنعان میں نہریں کھدوائیں سڑکیں بنوائیں - باغ لگوائے اور کئی ایک دیگر کام کئے - خانگی طور پر بھی وہ اپنی جورو سے خاص محبت رکھتا تھا - عام دستور نہیں تھا کہ رومی حاکم اپنی جورو اپنے ہمراہ لے جاویں - خیال تھا کہ وہ اس طرح پر اپنے منصبی فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرینگے - لیکن پلاطوس نے خاص اجازت لی تھی تاکہ وہ اپنی بیوی اپنے ہمراہ رکھے اور یہ ظاہر کرتا ہے - کہ وہ اس کو پیار کرتا تھا اور وہ عام رومی حاکموں کی طرح عیاش اور بدمعاش نہ تھا - وہ اخلاقی طور پر نیک تھا لیکن اس نے بھی مسیح کی تحقیر کی اور اس کو رد کیا مسیح نے اس کے ساتھ بہت باتیں کیں اور چاہا کہ وہ راہ راست پر آ جاوے لیکن دنیا کی نیکی اور اخلاق کب ان باتوں کو گوارا کر سکتے تھے - اس نے اپنی ضمیر کے خلاف فتوےٰ دیا کہ مسیح صلیب دیا جائے - کتنے لوگ موجود ہیں جو کلیسیا کے فایدے کی تجویزیں نکالتے اور چندہ بھی دیتے اور عام طور پر باعزت اور باادب با اخلاق ہیں - لیکن افسوس صد افسوس کہ وہ باوجود ان باتوں کے پلاطوس کی طرح مسیح کی تحقیر کرتے ہیں اور اسکو رد کرتے ہیں -

تیسرا منصف جس کے سامنے مسیح پیش ہوا ہیرودیس تھا - یہ ہیرودیس اس ظالم و لالچی ہیرودیس کا بیٹا تھا جس نے مسیح کی پیدائش کے دنوں میں بچوں کو قتل کرا دیا - اور کئی اور مکروہ کام کئے - جب وہ تخت پر بیٹھا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے باپ کی چال نہیں چلا - اور خواہاں تھا کہ نیک زندگی بسر کرے - لیکن ایک برے دن وہ اپنے بھائی کی جورو پر نگاہ کرتا ہے - اور اس کو لے لیتا ہے - اس گناہ میں پھنس کر وہ اپنی خواہش

کے برخلاف یوحنا بپتسمہ دینے والے کو قتل کروا تا ہے۔ اور جب سنتا ہے۔ کہ مسیح معجزے کرتا ہے۔ تعلیم دیتا ہے۔ بپتسمہ دیتا ہے تو اُس کو خیال ہوا کہ شاید یوحنا ہی مردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور اس وجہ سے اُس کو بڑی خواہش تھی کہ مسیح کی باتیں سُنے۔

اور چاہتا تھا کہ نیک زندگی بسر کرے لیکن بڑے تعجب کی بات ہے کہ مسیح نے اُسکے ساتھ ایک کلام تک نہیں کیا۔ اور حالانکہ ہیرودیس نے اُس سے کئی سوال پوچھے۔ مسیح نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیوں۔ اس لئے کہ وہ ایک گناہ کو دل میں دبائے بیٹھا تھا۔ اگر وہ اس کا اقرار کرتا اور چھوڑتا مسیح اُس کو گلے لگاتا اور راستی کی راہ بتاتا۔ لیکن وہ چونکہ اس گناہ کو مسیح سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ مسیح نے اُس کے ساتھ کلام تک نہ کیا۔ اور اسی عدالت میں مسیح پر بڑا جبر ہوا۔ اُس کے کپڑے اُتارے گئے۔ ٹھٹھول بازی ہوئی اور ہر طرح کی سختی کی گئی۔ ہیرودیس کا مقصد نہ تھا کہ وہ اُن کو وق کرے۔ لیکن تو بھی ایسا ہی ہوا۔ کتنے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ نیک زندگی بسر کریں۔ مسیح سے ملیں اور اُس کی باتیں سنیں۔ لیکن مسیح اُن کے ساتھ کلام نہیں کرتا۔ وہ گرجے جاتے ہیں۔ کنونشن میں بھی حاضر ہوتے ہیں۔ میٹنگوں میں بھی شامل ہوتے ہیں لیکن سب بے فائدہ۔ کیونکہ مسیح اُن کے ساتھ کلام نہیں کرتا۔ وہ نیک زندگی بسر کرنے کی خواہش تو کرتے ہیں لیکن کوئی خاص پیارا گناہ دل میں دبائے بیٹھے ہیں۔ اس لئے مسیح اُن کے ساتھ رفاقت نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی کلام کریگا۔ ان دنوں میں بادشاہوں کے لئے ایک سے زیادہ جورو کیں رکھنا یا کسی کی بیوی لے لینا کوئی ایسا بھاری گناہ نہ تھا بلکہ ایک معمولی بات تھی پھر بھی نتیجہ اس کا یہ تھا کہ ہیرودیس گرتا گیا گرتا گیا۔ یہاں تک کہ یہی گناہ اُس کو تباہ کر گیا۔ ہمارا بھی یہی حال ہوگا اگر ہم معمولی گناہوں مثلاً غصہ۔ غرور۔ دشمنی جھگڑا۔ حسد کو دل میں جگہ دیتے ہیں اور وہاں رہنے دیتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ مسیح ہمارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رکھیگا۔ وہ ہم سے کلام نہیں کریگا۔ اور یہی گناہ خواہ وہ کیسا ہی معمولی کیوں نہ ہو رفتہ رفتہ ہم کو نیچے نیچے لے جائیگا۔ جب تک ہم جہنم کی تہ تک نہ پہونچیں۔ اگر ہم توبہ کریں۔ اور اقرار کریں۔ گناہ چھوڑ دیں۔ تو مسیح ہم کو گلے لگائیگا پیار کرے گا۔ ورنہ ہماری حالت ناگفتہ بہ ہوگی۔ تینوں بالا حاکموں نے مسیح پر فیصلہ دیا۔ اُس کی اُنہوں نے تحقیر کی اور اُس کو رد کیا۔ اُن کے فیصلہ پر اُن کی زندگی۔ چلن اور سب کچھ موقوف تھا۔ آج مسیح خداوند ہمارے سامنے پیش ہے ہم اس پر کیا فیصلہ دے رہے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ میں تو کوئی فیصلہ نہیں دونگا۔ میں نہ اِدھر نہ اُدھر خاموش ہی رہونگا۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ فیصلہ کرنا ضرور ہے یا اس طرف یا اس طرف۔ اور یاد رکھیں کہ ہمارے فیصلہ پر ہی سب کچھ موقوف ہے مسیح آپ کے دل کے دروازے پر اس وقت کھٹکھٹا رہا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ کے اندر آوے۔ اور مسلط ہو جاوے پورا بادشاہ ہو وے کیا آپ قبول کرینگے یا رد کرینگے۔

الراقم:۔

بی۔ سیموئیل ہیڈ ماسٹر

مشن ہائی سکول۔ راولپنڈی۔

انتقال پُر ملال

مبارک ہیں مُردے جو کہ مرتے ہیں مسیحا میں
وہ اپنی محنتوں سے چھوٹ کر آرام پاتے ہیں

ناظرین نور افشاں کو نہایت رنج والم کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ مسیح میں ہماری بزرگ بہن مسز متھرا داس صاحبہ بمقام ٹوبہ ٹیک سنگھ (ٹوپرہ پنڈی) دو ماہ کی بیماری کی طوالت کے بعد یکم اکتوبر کو مسیح میں سو گئیں۔ ہر چند مرحومہ کا علاج معالجہ کیا گیا مگر

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ اُن کی زمینی خدمت ختم ہو چکی تھی اور اب خدا کو یہ منظور ہوا کہ عزیز مرحومہ کو اپنے ابدی آرام کرے۔

پانچ سال سے میں مرحومہ کو جانتا تھا اور اس مختصر عرصے میں جہاں تک میں نے اُن کی مختصر زندگی کا تجربہ حاصل کیا میں کہہ سکتا ہوں کہ مرحومہ ہر دلعزیز۔ نیک خصلت اور مسیحی خدمت میں سرگرم تھیں۔ عزیز مرحومہ قریباً نو سال تک جنڈیالہ میں مسیح کی خدمت کرتی رہیں۔ اور اُن کی زندگی کا بہت وقت زنانہ ہسپتال میں مریضوں کو کلام سنانے اور اُن کی دلجوئی کرنے میں صرف ہوا۔ لیڈی ڈاکٹر صاحبہ انچارج ہسپتال جنڈیالہ اُنہیں بہت پیار کرتی تھیں۔ اُس کی وجہ یہ نہ تھی کہ مرحومہ حلیم اور نیک خصلت تھیں۔ بلکہ اس سے بڑھکر وہ مریضوں کے ساتھ ایک خاص ہمدردی دکھلاتی تھیں۔

جو کہ ان کے کام اور کلام سے صادر تھی۔ شروع اگست میں عزیزہ مرحومہ نے اپنی تبدیلی بٹالہ میں کروالی تھی۔ اور ان کی بہت تمنا تھی کہ وہ زنانہ مشن ہسپتال میں مسیح کے کلام کا پرچار کریں اور ڈاکٹر مس صاحبہ بھی ان کی اس تبدیلی سے بہت خوش تھیں۔ اگرچہ جنڈیالہ مشن ہسپتال کے مریض ان کی غیر حاضری سے رنجیدہ تھے۔ تاہم وہ اس بلاہٹ کو منظور کر کے بٹالہ میں آئیں۔ افسوس! ابھی مرحومہ نے اپنا کام بٹالہ میں شروع نہ کیا تھا کہ پیک اجل نے آسمانی بلاہٹ کی نوید ان کے گوش گذار کی۔

اس دو ماہ کی طویل بیماری کے عرصے میں مرحومہ کے چہرے سے ایک خاص قسم کا سکون ہویدا ظاہر تھا اور کوئی گھبراہٹ یا اداسی کے آثار اُس کے چہرے سے نمایاں نہیں تھے۔ بلکہ بادی النظر میں کوئی شخص اُن کو ایسا مریض بھی خیال نہیں کر سکتا تھا اس سے ظاہر ہے کہ وہ بہ خوشی اس آسمانی بلاہٹ پر رضامند تھیں۔ اور موت کو وہ کوئی ہیبت ناک وقوعہ تصور نہیں کرتی تھیں۔

مرحومہ کے پس ماندگان میں سے صرف ایک دختر نیک اختر ہیں۔ جو اس وقت مڈل سکول امرت سر کی ہیڈ مسٹرس ہیں۔ انہوں نے عرصہ دو ماہ تک۔ جب تک کہ اُن کی والدہ شریفہ بیمار رہیں خدمت اور تیمارداری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ہمیں اُن سے از حد ہمدردی ہے۔ اور دعا ہے کہ خداوند اُن کو صبرِ جمیل عطا فرما دے

اُمید ہے کہ ناظرین اپنی اپنی دعاؤں میں اس غمزدہ اور پسماندہ لڑکی کے لئے دعا کریں گے۔

راقم:-
تائب۔ لودیانوی
حال مقیم بٹالہ
ضلع گورداسپور

امرت سر کے دربار صاحب میں زیرِ صدارت ایس بی ارڑ سنگھ سی۔ آئی ای ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں واقعہ بج بج سے قطعی ناراضگی اور بے تعلقی ظاہر کی گئی ہے۔

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول مِن تصنیف ایڈورڈ لے آئیٹنٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ و اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ۔ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

انجیل برنباس } مِن تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی پادری ہگنس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲ر +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر ۔ رومن ۶ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہایش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے یہہ کتاب کی قیمت صدگنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے۔ یہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے یہہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنیریوں اور بائبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے۔ ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ قیمت فی جلد فارسی اُردو ۶ر +

مسیح کی تعلیم } مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر ۸ر اور ۱۲ر یہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِسکا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

دائی گری مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو عار۔ فارسی اُردو عہ +
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اُسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال و میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت عہ۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہلتھ ہے۔ مسعید غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس اے بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم ہوا کھائیں۔ (۳) ہم ہوا کیونکر پی سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کسطرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کسطرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اِسے کسطرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کسطرح ملسکتا ہے۔ (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراکوں کی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں (۱۵) ہدایت خوراک پر۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) پٹھے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کانی ورزش۔ (۲۱) گھر اور احاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں (۲۹) فیصلہ نصیحت قیمت ۴ر +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ... ... آٹھ آنہ ۱۱/

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ۱۲

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک بعد ... ... ہے

غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ... ... ہے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے ر	صر	ہلے
چوتھائی کالم	مہ	ہلے	للعہ ۱۱
نصف کالم	ہلے	للعہ ۱۴	عہ ۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۴	عہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۳۰	عہ ۶۰	ما/

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا *

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریرونکے آپ ذمہ وار ہیں *

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذ پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ دار ہونا ضروری ہے *

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ و مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں *

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب العلم ... صرفی ماہوار

" اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار

" اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا *

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزان قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا کرو کونول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار رہتے ہیں *

قیمت جن رکشا لعہ سے اعہ تک

قیمت کرو کونول لعہ سے تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں *

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ سالہ ہر پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیوور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران کے ۱۱ سے لیکر تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں *

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹیڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا

جاری شدہ ۱۸۴۷ء — رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اِس قسم کا یہ سب سے پرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کیلئے جاری ہے۔ اِس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جاچکا ہے نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۲۰۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہیگا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک پہنچ جائے اِس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں۔ نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اِس میں شامل ہو سکے *

خواہ اردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں *

بخدمت منیجنگ ڈائرکٹر

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹیڈ اپر مال۔ لاہور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نہایت رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اِسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲/ چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئے نمونہ ۱/ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے پچھلے نمبر بھی فی نمبر لیا جاتا ہے *

درخواستیں بنام مس ڈبلیو ای ایم بیری صاحبہ ڈی سی ٹی آنریری سکرٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں *

پادری ای ایم ویری صاحب بی۔ ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام الٰہی بخش چھپا *